یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات پر تحمد اشت کرنا

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ بلاد واپس ہونگے

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور نا پسند مضامین بعد وصول ٹکٹ آنے پر واپس ہو سکیں گے جن کو درست کر کے چھپنے دیا جاویگا وہ ہرگز واپس نہ ہونگے

اخبار

اہلحدیث

امرتسر

پس حدیث مصطفیٰ ... جان مسلم داشتن

اہلحدیث کون ہے؟ ... اہلحدیث کیا ہے

نمبر ۳۸ — جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ	...
عہدہ داران و جاگیرداران سے ...	...
عام خریداران سے ...	...
... ششماہی	...
ممالک غیر سے سالانہ دس شلنگ ...	...
ششماہی ...	... شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے جو خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب و مولوی ... ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے

نوٹ:- ہر قسم کے جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے

امرتسر - مورخہ ۹ رمضان المبارک ۱۳۳۳ھ مطابق ۲۳ جولائی ۱۹۱۵ء یوم جمعہ

فہرست مضامین

جبلپور کا مباحثہ

اور

مسافر کا افترا

نمبر ۵

فلسفہ اخلاق کے ایشیائی استاد حضرت شیخ سعدی مرحوم نے کیا سچ کہا ہے

راستی موجب رضائے خدا است
کس ندیدم کہ گم شد از رہ راست

ہمارے نزدیک ہمارا بلکہ ہمارے دین کا کیسا ہی دشمن ہو۔ مگر راست باز اور راست گو ہو۔ تو ہمیں رنج نہیں ہوتا۔ مگر جو شخص جھوٹ بولتا ہے ہمارا حقیقی بھائی ہی ہو۔ تو دشمن سے زیادہ برا معلوم ہوتا ہے۔ یہی ہمارا اصول زندگی اخبار مسافر سے بھی اس زمانہ سے تعلق ہے جبکہ وہ ایک بڑے مسن بزرگ کے ہاتھوں میں تھا تب سے آج تک جبکہ نوجوانوں کے

ہاتھ میں آیا ہے یہ شکایت بدستور ہی رہی کہ اسکو راست گوئی اور دروغ گوئی میں تمیز نہیں۔ اس لئے ہمیں بہت ہی رنج ہوتا ہے کہ مذہبی لیڈر ہو اور جھوٹ کی اشاعت کرے۔ تو اس سے زیادہ مجرم کون ہے؟

جبلپور کے مباحثہ کے متعلق جو مسافر نے اپنے ناظرین کو جھوٹ سے دھوکے دئے ہیں وہ بیچارے جانتے ہیں جنکو اس نے اس بلا میں مبتلا کیا۔

خدا چونکہ عالم الغیب ہے۔ اس کے علم سے کوئی چیز یا کوئی واقعہ مخفی نہیں۔ اس لئے توقع ہے کہ ہر کاذب اپنے کذب کی سزا ضرور بھگتے گا۔

آج مسافر کی کذب بیانی کا نمبر ۵ ہے۔ ناظرین کے سوء مزاج کا خطرہ نہ ہوتا تو مسافر کا کذب بہت سے نمبروں میں جاسکتا تھا۔

آج ہم مسافر کی اس غلط بیانی کا ذکر کرتے ہیں جو اس نے تیسرے روز کے مباحثہ (مسئلہ تناسخ) کی نسبت کی ہے کون نہیں جانتا کہ اس مباحثہ میں یہ خاطر ملحوظ تھا

و مسلمان سائل ہیں کیونکہ کئی شرع تقریر بھی آریہ مناظر کی آخری اور آخری ہی ادہی کی۔ مسئلہ ہی ... کے عقیدہ کا۔ پھر وہی بات۔ (... میں آ رہا ہے۔)

ناظرین یاد رکھیں۔ آریہ مناظر صاحب کی یہ ایک اصولی غلطی ہے کہ وہ مناظرہ میں فریقین کی حیثیت سے واقف نہیں ہوتے یا ہوتے ہیں مگر دانستہ فرار کا بہانہ بناتے ہیں۔ ہر عاقل اہل علم جانتے ہیں کہ مسئلہ تناسخ میں آریہ سماجی مناظر مدعی تھا۔ اس لئے اس کا فرض منصبی تھا کہ بدلائل عقلیہ تناسخ کو نقلی و عقلی دلیلوں سے ثابت کرے۔ اور اہل اسلام کو اعتراض کرے۔ اس اصول کو مدنظر رکھ کر مسافر کا مندرجہ ذیل اقتباس پڑھیں۔

"ڈاکٹر ... شمیت جی نے خود اپنے ہاتھ میں لیا اور ابتدائی تقریر میں ہی مسئلہ پر دو ایک ... قابل سوال کا ... بیان کرتے ہوئے اس کے بالمقابل اسلام کی پوزیشن کو ایک کے مد پیش کیا۔ اور اس کے متعلق مولوی صاحب پر گیارہ ایسے زبردست سوال کئے کہ جن کا جواب مولوی صاحب تا قیامت بھی نہ دے سکتے تھے۔" (مسافر ۱۰ جولائی)

اس کا جواب یہی تھا۔ جو ہم نے دیا۔ کہ یہ سوال بے محل ہیں تمہارا حق سوال کرنے کا نہیں بلکہ سوال سننے کا ہے چنانچہ مسافر اس کو نقل کرتا ہے۔

"مولوی صاحب نے کہا میں ڈاکٹر صاحب کے ایک سوال کا جواب نہ دوں گا۔ کیونکہ سوال کرنے کا حق مجھے حاصل ہے نہ کہ ان کو۔" (مسافر ۱۸ جولائی)

ناظرین انصاف کریں کہ اس بیان میں۔ ... غلطی کی عبرت کا مقام ہے کہ آریہ سماج تعلیم یافتہ پارٹی ہے مگر مناظرہ کے فن میں بھی ان کو ایسا سمجھا اور ناواقف پایا ہے کہ ... ہی اپنے طریق میں ... کار ہوتے ہیں۔ ... نہیں۔ عرصہ دراز تک آریہ سماج سے مباحثات ہوتے گذر گیا۔ ان کے ہر ایک لیڈر اور سپیکر سے گفتگو ہوتی مگر افسوس کہ کسی کو علم مناظرہ میں واقف یا پابند نہ دیکھا۔ یہی ایک بات کہنے کی ہوتی ہیں۔ مدعی کی حیثیت سے اول وقت خصوصاً آخری وقت پر ... کرتے ہیں۔ مگر مباحثہ شروع ہوتے ہی یہ مدعیانہ حیثیت چھوڑ کر سائل کی شکل میں جلوہ نمائی کرنے لگ جاتے ہیں۔ اور آخری وقت جو جواب الجواب کے مدعی کا حق ہوتا ہے۔ ... میں ... تقریر کرتے ہیں حاضرین نے ... نے دیکھ لیا کہ باوجود سوال کا جواب فریق ثانی نے نہیں دیا۔ بس گویا کہ ہم ... ہر طرح ... کی آنکھوں میں دھول ڈالنا ہے ... ڈالتے ہیں۔ مگر جو سمجھدار ہیں۔ وہ ان کی اس قسم کی چالاکیوں سے واقف ہیں۔ اس لئے وہ جانتے ہیں کہ ایک تو سوال کرنا ان کا حق نہیں۔ دوم اگر ہم ان کے سوالات کی طرف متوجہ ہوتے۔ تو اور ہی جوابات میں ... اور اپنے دعویٰ ... ہو جاتے ... جیسا کہ ... جو بفضلہ آریہ سماجی مناظروں کے رگ و ریشہ سے واقف ہوں۔ ان کی حرکات و سکنات کو حاذق طبیب کی طرح جانتا ہوں۔ لیکن اس قسم کی لغو حرکات کو یونہی نہ کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ ان کے سوالات کو جو بے محل ہوں لغو جانکر بحکم وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ توجہ بھی نہیں کرتا۔ بس اتنا ہی کہہ دیا کرتا ہوں کہ یہ آپ کے سوال قابل جواب نہیں کیونکہ آپ کو سوال کرنے کا حق حاصل نہیں۔ بلکہ سوال کا حق مجھے ہے۔ چاہے کتنا ہی اپنا سر پیٹیں۔ میں علم مناظرہ کے قاعدوں کے خلاف چلنا پسند نہیں کرتا۔

بس یہی ایک اصول اختلاف ہے جو آریہ سماج خصوصاً مسافر کو ہمیشہ ہی کھٹکتا اور کھٹکنے پر مجبور کر رکھتا ہے کہ مولوی صاحب نے ہمارے کسی سوال کا جواب نہیں دیا۔

یہ تو ہمارا اور ان کا اصولی اختلاف ہے۔ اب سنئے آریہ مناظروں کی ... چالاکی کہ تھوڑے سے وقت میں جو دس پندرہ منٹ کا ہوتا کئی ایک سوال کر دیتے ہیں۔ آج مسافر کو دیکھئے۔ جو لکھتا ہے کہ ہمارے مولوی صاحب پر گیارہ سوال ایسے زبردست کئے۔ پندرہ منٹ کا وقت اور گیارہ سوال۔ بتلائے اتنے وقت میں گیارہ سوالوں کے جوابات ہو سکتے ہیں؟ برخلاف اس کے ہمارا انصاف ہے کہ ہم بنظر تحقیق حق وقت کے لحاظ سے ایک آدھ سوال کرتے ہیں۔ اور ... ایک ہی کو حل کرنے کی درخواست کرتے ہیں۔ اور بس۔ مگر مسافر کی نگاہ میں ہمارا یہ حسن بھی عیب نظر آتا ہے۔ کیوں نہ ہو؟ ... سَبِيلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوهُ سَبِيلًا *

چنانچہ مسافر ... کے لکھتا ہے۔

"کہ مولوی صاحب نے بڑی کوشش اور ... دماغ سوزی کے ساتھ صرف ... ایک سوال کیا مگر وہ بھی بے دلیل ... کا ... شدہ۔ یعنی آپ نے فرمایا کہ اگر آریہ دھرم کے خیال کے مطابق اس دنیا میں تمام جانور بطور اپنے برے کرموں کا نتیجہ بھوگنے کے لئے بطور مجرم آتے ہیں۔ اور مجرموں کی ... کرنا بھی جرم ہے۔ پس آریوں کے عقیدہ کے موافق کسی جانور کی پرورش ... یا ... ۔ اور کسی ... کو ... نہ دینی چاہئے۔"

علاوہ اس غلطی کے نقل سوال میں بھی خیانت سے کام لیا۔ میرا سوال یہ نہ تھا۔ جو مسافر نے لکھا ہے۔ بلکہ یہ تھا کہ سماج کے اصول کے مطابق جو اندھا ہے۔ تو وہ بھی کسی جرم میں ہے۔ کانا ہے تو وہ بھی۔ بیمار ہے تو وہ بھی۔ یتیم ہے تو وہ بھی۔ غریب ... تو وہ بھی کسی جرم کا مرتکب ہونے سے سزا یاب ہے۔ پس بحکم تناسخ کسی آریہ یا ہندو کو کسی اندھے یا کسی بیمار کا علاج کرنا ایسا ہے جیسے کوئی شخص جیلخانے میں جا کر قیدیوں کی سزا میں کمی یا تخفیف کرنے کی کوشش کرے۔ مثلاً قیدی کو ایک من گندم پیسنے کی سزا ہے۔ اور ہمدرد اس کو ... سیر خود پیس دے۔ تو ایسا ہمدرد بھی اس مجرم کی طرح مجرم ہے آریہ ڈاکٹر جو کسی کی آنکھوں سے ... کا علاج کر کے اس کو تندرست بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ گویا ... چاہتے کہ پرمیشور کی عدالت میں اس جرم کی سزا میں ہماری ... دخل کی۔ ویسا ہی جو لوگ یتیم خانہ بنا کر یتیموں کی پرورش اور حفاظت کا انتظام کرتے ہیں۔ ان کو خیال رکھنا چاہئے کہ پرمیشور کے مجرم ہیں۔ آریہ لوگوں کو چاہئے۔ نہ کسی بیمار کا علاج کریں۔ نہ یتیم خانے کھولیں۔ نہ کسی غریب کی دستگیری کریں۔ کیونکہ یہ سب ... مجرم ہیں۔ بھلا جو مذہب اس قدر سنگ دل دکھاتا ہو۔ وہ بھی خدائی مذہب کہلا سکتا ہے؟

یہ تھا میرا سوال جس کا جواب آریہ مناظر نے جو دیا وہ مسافر کے الفاظ میں مندرجہ ذیل ہے۔

"ڈاکٹر صاحب نے اپنی باری میں کھڑے ہو کر پہلے تو مولوی صاحب کے سوال کا نہایت ہی معقولیت کے ساتھ جواب دیا۔ کہ گورنمنٹ ایک شخص کو چوری کے جرم میں چھ ماہ کی سزائے قید دیتی ہے۔ لیکن

* جو ہدایت کا سیدھا راستہ دیکھتے ہیں تو اسے اختیار نہیں کرتے

اس کے ساتھ ہی علاوہ ازیں جیل کو یہ بھی لکھیے کہ وہ اس کے بال بچوں کی پرورش کا انتظام رکھیں جیل میں قیدی کو گورنمنٹ کے ماتحت ملازم ہر قسم کی ضروریات زندگی مہیا کرتے رہتے ہیں کیونکہ اگر مجرم کو چوری کی سزا سے قید کر کے گورنمنٹ بھی سب کو حکم دے دے کہ کوئی اس مجرم کو کسی قسم کی مدد دے یعنی روٹی کپڑا وغیرہ تک سے ہم نہ پہنچنے دیں تو فرمائیے گورنمنٹ اس قیدی سے اپنی بلا کر دور اس طرح سمجھتا دیتی کیونکہ اس صورت میں تو قیدی دس ہی پندرہ دن میں مر جاویگا۔ پس چونکہ سب او[illegible] سزا کمانا اصلاح کے لئے یہ لازمی امر ہے کہ مجرم کا پالن پوشن ہوتا ہے اس لئے بھوکے لوگوں کو خیرات دینا مجرم کی اعانت کرنا نہیں بلکہ [illegible] کا پالن کرتا ہے۔"

(مسافر جالندھری حسب)

اہلحدیث۔ بیشک یہی جواب دیا تھا۔ مگر ہم نے جو اس کا جواب الجواب دیا تھا وہ نقل نہ کیا معلوم کیوں ترک کیا۔ [illegible] دیکھئے [illegible] اس جواب کی تفصیل [illegible] مسئلہ تناسخ جڑ سے کٹ جاتا ہے۔

جیسے کہا تھا [illegible] ترک طلب بات [illegible] جب معلوم ہو جائے کہ [illegible] سزا سے تو اس میں تخفیف کرنی چاہئے۔ سرکاری قیدیوں کو [illegible] گیہوں پیسنے کھانے سے [illegible] سزا نہیں [illegible] جن کے [illegible] خود بیماریوں کو خود ہی بجائے سزا ہیں۔ اس لئے ان بیماریوں کا علاج کرنا کرانا ایسا ہے جیسا جیل کے قیدیوں کی سزا میں تخفیف کرنا جو دراصل جرم ہے۔ جیل کے قیدیوں کو غذا نہ دینا سزا نہیں۔ بلکہ ادنیٰ [illegible] مشقت چکی پیسنا وغیرہ۔ اس لئے قیدیوں کی تناسخ بیماروں کے علاج کو کیا سزا کرنا غلط ہے۔

اس کا جواب آریوں نے کچھ نہ دیا۔ [illegible] میں بڑی ہی جوڑی لاٹھی کے ساتھ [illegible] ہوتا

ناظرین! ہمارے مضمون کو بدلیا۔ پھر جواب کو بدلا۔ پھر جواب الجواب نقل کیا تو ہر سوال پوچھتا ہے کہ حق ہے یا نہیں

"کہو یہ کون دھرم ہے؟"

عروض مسافر کی تلاش بیاباں کہاں تک بھی جاتی ہے۔ جو کچھ آج تک ہم نے لکھا یہ بطور نمونہ ہے۔ ورنہ مسافر کے سارے مضمون شمار سکتے جاویں۔ آریہ جانتے کب ختم ہیں مطلب ان کا نکتہ پر قناعت کرتے ہیں۔ کہ دو سافر سے

ذہن ہوتے ہیں کا تمہاری خاطر کرتی ہے
بہت ہو چکی ہیں مگر ہم کو نفرت ہے

کھلی صورت فیصلہ

جالندھر کے مباحثہ کے متعلق مسافر [illegible] مسافر کو شکست خوردہ لکھتے ہیں۔ یہ تو ہوا فریقین کا دعوے۔ مگر ہم آئندہ کے لئے اس فیصلہ کی آسان صورت بتلاتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ جالندھر کا مباحثہ چونکہ تقریری تھا جسے ہر ایک فریق اپنے [illegible] کہا۔ اور [illegible] نے کہا۔ اس میں فریق غالب کی فتح بھی یکطرفہ [illegible] ناواقف کے خیال میں مشتبہ رہتی ہے لہذا ہم نے ارادہ کر لیا ہے کہ اس قسم کے مباحثوں میں بغیر تحریر کے ہم مباحثہ کا کام نہ لیں گے۔ اس سے ہماری جو غرض ہے وہ صاف لفظوں میں یہ ہے کہ ہر فریق کے سوالات وجوابات اصلی لفظوں میں پبلک تک پہنچیں۔ تاکہ وہ خود اندازہ کر سکے کہ غالب کون رہا۔ اور مغلوب کون؟ یا بالفاظ دیگر یوں کہئے کہ آج جو مسافر کی فتح بجائے انکار کے سامنے مشتبہ ہو رہی ہے۔ تحریر کی صورت میں [illegible] رہتی ہیں۔ اگر مسافر نے واقعی فتح پائی ہے اور وہ آئندہ بھی اپنے دھرم اور علم پر بھروسہ [illegible] فتح کرتا ہے۔ تو وہ ہمارے اعلان کی تائید کرے کہ واقعی مباحثہ تحریری ہونا چاہئے جس کے لئے [illegible] میں دہلی اور [illegible] کے مباحثات نظیر کافی ہیں

ناظرین! مسافر کا جواب آنے پر [illegible] سے ہم آپ لوگوں تک پہنچا دیں گے۔ ان شاء اللہ

مسافر۔ [illegible] کہ جب [illegible] میں تمہاری شکست ہے تو تحریر میں کیوں [illegible] ہوگی پس جلدی تحریر کا اقرار شائع کرے

قادیانی مشن

ضلع جالندھر میں مباحثہ

ضلع جالندھر کی تحصیل نکودر میں ایک مقام [illegible] ہے وہاں پر قادیانی مذہب کے دو تین اصحاب [illegible] رہتے ہیں جن میں سے ایک عبدالمالک صاحب نائب تحصیلدار ریٹائرڈ ہیں ایک مدرس پرائمری اسکول۔ وہ ایک دو [illegible] لوگوں کو تعلیمات [illegible] اسلامی [illegible] اشاعت کے لئے ایک جلسہ کیا جائے۔ چنانچہ اس بنا پر چند اہلحدیث سے جن سے دعوت کی [illegible] اسلام [illegible] جمع کئے [illegible] تو سارے قادیان کے معززین پر جلسہ کی [illegible] ہوا تھا کہ ہمارے [illegible] کرنے [illegible] جلسہ کا رنگ کیا ہوگا۔ دونوں نے کہا ہم بھی [illegible] حسب [illegible] کو اس جلسہ میں شریک کریں گے۔ چنانچہ مولوی عبدالقیوم صاحب [illegible] جالندھر [illegible] نامزد ہوئے۔

جب مولوی جلیل الرحمٰن خان صاحب پنشنر جو اس قرع کے رئیس ہیں مجھے نکودر سے [illegible] تشریف لائے مولوی صاحب [illegible] میرے مخلص دوست ہیں۔ اس لئے مجھے جانا ہی پڑا۔ مجھ سے پہلے ایک روز مولوی عبدالقیوم صاحب چونکہ ایک روز کے جلسہ [illegible] روانہ ہو چکے تھے۔

جلسہ کی صورت یہ تھی کہ ایک ہی مقام پر دونوں فریق تقریریں کرتے تھے۔ قادیان سے دو صاحب مولوی عبداللہ اور حافظ جمال احمد آئے ہوئے تھے۔

مجھ سے پہلے روز کی کارروائی صرف اتنی معلوم ہوئی کہ مولوی عبداللہ قادیانی نے وعظ کیا تھا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ اللہ کے رسولوں کی مخالفت [illegible] نہیں ہوتی۔ اس کا نتیجہ ہوتا ہے کہ [illegible] مرزا صاحب [illegible] ہوں۔ مگر لفظوں میں کچھ [illegible] تھا۔ حافظ جمال احمد نے حضرت آدم علیہ السلام سے مرزا صاحب قادیانی تک رسولوں کا تذکرہ کیا تھا مولوی عبدالقیوم صاحب نے نسبت مرزا [illegible] اعتراضات کئے تھے جن کا جواب فریق ثانی نے ابھی نہ دیا تھا

دوسرے روز [illegible] میری شرکت جلسہ ہوا۔ تو قادیانی پارٹی جس کے سرگروہ نائب تحصیلدار تھے [illegible] اقرار کیا کہ جلسہ میں [illegible] وقت ہو [illegible] اور [illegible] فریق کو بات ہرگز پسند نہ تھی۔ مگر چونکہ ان کے [illegible] شکست بقضیہ [illegible] واقف ہوا [illegible] اس لئے جانتا ہوں کہ [illegible] اول درست ہے نہ انجام ٹھیک۔ [illegible] وقت [illegible] نے [illegible] کو دے دیا۔

اس روز پہلی تقریر ایک گھنٹہ تک میری ہوئی جس میں پہلے مرزا صاحب کے دعوے [illegible] ایسا [illegible]

اصل - ان کی کتاب "خطبۂ الہامیہ" سے سنا کر ان کی دو پیشگوئیوں کا ذکر کیا - ایک وہ جو کسی عورت سے نکاح ہونے کے متعلق تھی جس کی بابت رسالہ ضمیمہ انجام آتھم میں لکھا ہے "[illegible] نہ ہوئی تو میں ہر ایک بد سے بدتر ہونگا - نیز ایک حدیث [illegible] بھی لکھی ہے جس کی تشریح میں مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ یہ اسی نکاح کے متعلق ہے - دوسری پیشگوئی وہ اشتہار تھا - جو میری بابت ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو شائع کیا تھا جسکا عنوان تھا "مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ" - اس کا مضمون صاف ہے کہ مولوی ثناء اللہ اگر میری (مرزا کی) زندگی میں نہ مرے تو میں جھوٹا اور خدا کی طرف سے نہیں ہونگا - اسی مضمون پر لودھیانہ میں قادیانی مذہب کے لوگوں سے بحث ہو کر تین سو روپیہ انعام دیا گیا تھا - فریق ثانی کی طرف سے حافظ جمال احمد نے جواب دینا چاہا مگر سامنے گھٹنے میں کہاں ہیں؟

۲۴ ایک وہ حدیث تھی جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حضرت عیسےٰ جب آوینگے تو پینتالیس سال دنیا میں رہکر فوت ہونگے - اور میرے مقبرے میں دفن ہونگے - قیامت کے روز ہم دونوں [illegible] میں سے اٹھینگے - [illegible] دونوں طرف ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہم ہونگے -

اس کے علاوہ یہ بھی کہا کہ حضرت مسیح موعود کا کام کیا ہوگا؟ میں اپنے لفظوں میں کیا کہوں - خود مرزا صاحب کے الفاظ سناتا ہوں - مرزا صاحب آخری کتاب "چشمہ معرفت" کے صفحہ ۸۳ پر لکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود جب آ [illegible] تو ساری دنیا میں اسلام پھیلا کر ایک قوم (مسلمان) بنا دینگے اب میرا سوال حاضرین ہی سے ہے کہ مرزا صاحب جسکے آنے پر ساری دنیا میں اسلام پھیل کر ایک ہی مسلمان قوم بن گئی؟ کیا مرزا صاحب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقبرے میں دفن ہوئے [illegible] دونوں کام ہو گئے ہیں؟ تو ہم بڑی خوشی سے مرزا [illegible]

اسی وقت میں حافظ جمال احمد نے کھڑے ہو کر جواب دینے چاہے - مگر حدیثوں اور مسیح موعود کے کاموں کے متعلق [illegible] جو مرزا صاحب کا اشتہار تھا [illegible] مولوی ثناء اللہ [illegible]

کے متعلق مرزا صاحب کی پیشگوئی اس طرح سے بھی ثابت ہوئی کہ مرزا صاحب نے لکھا "اگر تم مجھ سے مباہلہ کرنا چاہتے ہو تو ایک مطبوعہ تحریر میرے پاس بھیجو جس میں یہ اقرار ہو کہ تم (مرزا) میرے ساتھ مباہلہ کرلو - مرزا کی کتاب اعجاز احمدی کے صفحہ [illegible] جس کے اصل الفاظ یہ ہیں

"مولوی ثناء اللہ امرتسری کی دستخطی تحریر میرے پاس ہے جس میں وہ یہ درخواست کرتا ہے کہ میں اس طور سے فیصلہ کے لئے بالمقابل [illegible] کہ فریقین یعنی میں اور وہ یہ دعا کریں کہ جو شخص ہم دونوں میں سے جھوٹا ہے - وہ سچے کی زندگی ہی میں مرجائے سو اگر مولوی ثناء اللہ صاحب نے یہ خواہش [illegible] کی ہے تو اس سے بہتر [illegible] جیسا [illegible] اشتہار اس مضمون کا شائع کریں -

(روئیداد [illegible])

اس کا جواب دینے کا موقع نہ [illegible] تھی جسکو وہ لوگ اپنے [illegible] تمام رکھتے ہیں گو طبع میں اس وقت نہ تھا لیکن خاص لوگوں کو بھیجے اس کی حقیقت بتا دی تھی [illegible] جس کی یہ عبارت ہے "سنہ ۱۹۰۲ء کی مطبوعہ ہے - اس میں مرزا صاحب مباہلہ کی درخواست مجھ سے [illegible] چاہتے ہیں - مطلب یہ کہ میں ان کو درخواست کروں کہ میرے ساتھ مباہلہ کرو - جس کے جواب میں میں نے درخواست نہ دی - مگر مرزائی [illegible] عقل و دیانت سے ثابت کرنا چاہا کہ چونکہ مولوی صاحب نے مباہلہ کی درخواست دینا منظور نہیں کیا - اس لئے وہ دعا معتبر [illegible] اسی پر [illegible] یعنی مرزا جھوٹا ثناء اللہ سے اور مر گیا مرزا -

مگر اس چلتے آدمی کو کوئی نہیں سمجھاتا کہ یہ کتاب تو سنہ ۱۹۰۲ء کی مطبوعہ ہے - اور مرزا صاحب کا اشتہار اپریل ۱۹۰۷ء یعنی پانچ سال بعد کا پھر اس پہلی تحریر کا اثر اس پچھلی تحریر پر کیسے ہوا -

علاوہ اس کے مرزا کا دعا کرنا میری درخواست پر موقوف تھا تو پھر ۱۵ اپریل سنہ ۱۹۰۷ء کو انہوں نے دعا کیوں کی؟ معلوم ہوا کہ اس دعا کے لئے میری درخواست ضروری نہ تھی - اگر تھی اور میں نے درخواست نہ دی تو

مرزا صاحب نے کیوں اشتہار میرے متعلق شائع کیا - اور کتاب "اعجاز احمدی" میں مرزا صاحب جس دعا کی خواہش مجھ سے کرتے ہیں وہ مباہلہ کے متعلق ہے مباہلہ فریقین ہی کر سکتے ہیں اور اپریل سنہ ۱۹۰۷ء کو جو اشتہار دیا ہے وہ مباہلہ نہیں ہے - وہ یکطرفہ دعا [illegible] اس لئے اس کا موقف [illegible] نہیں - جبکہ مباہلہ کا موقف تھا - یعنی میری درخواست پر نہیں - اسی لئے مرزا صاحب نے بغیر میری درخواست اور منظوری کے دعا کر دی تھی - جس کا اثر انہی پر پڑا - یہی معنی ہیں

القرآن یفسر بعضہ بعضاً - جسکا مطلب ہے "[illegible]"

اس حافظ جمال احمد نے ایک بات اپنی بنیاد سے گھڑ کر کہی کہ ہم ایسی مباہلہ کرنے کو تیار ہیں مولوی ثناء [illegible] آئیں اور میرے ساتھ مباہلہ کرلیں پھر دیکھیں ایک سال تک کیا ہوتا ہے - مباہلہ [illegible] صداقت مرزا یہی دعوےٰ کر دیا کہ مولوی صاحب کبھی ایسا نہیں کرینگے اس کے جواب کیلئے میرے رفیق مولوی قطب الدین واعظ ضلع امرتسر کھڑے ہو کر بولے - تم مرزا صاحب کے مرید ہو میں مولوی ثناء اللہ صاحب کا ادنےٰ شاگرد ہوں - میں اسی جگہ کو تمہارے سامنے کھڑا ہوتا ہوں - تم مجھ سے مباہلہ کرو - مولوی قطب الدین کا اتنا کہنا تھا کہ قادیانی کیمپ میں [illegible] بغلیں جھانکنے [illegible] مباہلہ [illegible] مولوی قطب الدین کو جواب کیا دیتا [illegible] بول سکنے کا عالم تھا -

آخر میں [illegible] حیران ہوا کہ حافظ جمال [illegible] اور [illegible] خدا جانے [illegible] ہوش نہیں رہا کہ میں کیا کہہ رہا ہوں [illegible] ان لوگوں کو [illegible] ان دو باتوں میں تمیز [illegible] تمیز کرتے نہیں - ایک مباہلہ دوسرا دعا [illegible] ثانی کو طلب کیا جاتا ہے [illegible] مباہلہ نہیں [illegible] مرزا پر عمل [illegible] کے حق میں بد دعا [illegible]

[illegible] کہ حضرت عیسےٰ فوت ہو گئے ہیں - وہ تو نہیں آوینگے - مرزا صاحب ان کی جگہ مسیح موعود ہیں - لوگ حیرت زدہ تھے کہ سوال کیا اور جواب کیا - اصل مطلب کو

سوچا ہے لیکن قرآن مجید میں قانون کلی یہ بتایا گیا ہے
لَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ إِلَّا بِأَهْلِهِ
الحمد للہ اس حلیہ کا اثر یہ ہے۔ ہمارا بڑے بڑے آدمی مباہلہ پر مستعد ہو گئے۔ خدا سب کو راہ راست پر قائم رکھے۔ آمین۔

مذاکرات علمیہ

بارہا ذکر کیا گیا کہ مذاکرات علمیہ کے لکھنے سے یہ غرض ہے کہ علماء اور طلباء کو لکھنے کا ملکہ پیدا ہو جائے کیونکہ اخبار اہلحدیث جماعت طلباء کے لئے گویا ایک تربیت گاہ ہے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ طلباء اور بعض مدرسین علماء بھی اس کے مذاکرات علمیہ پر التفات نہیں کرتے۔ زیادہ حیرت یہ ہے کہ ان مسائل میں بھی توجہ نہیں کرتے جو خاص حدیث فہمی کے متعلق ہیں۔ ۲۹۔ جمادی الاخری کے پرچہ اہلحدیث میں ایک مذاکرہ بابت ولی نکاح شائع ہوا تھا جس میں سوال کیا گیا تھا کہ حدیث لا نکاح الا بولی میں ولی سے کون رشتہ دار مراد ہے۔ اور وہ قرآن و حدیث سے ثابت ہو۔ اس سوال کو مزید تشریح سے بہت کچھ واضح کیا گیا تھا۔ سوائے کسی [illegible] صاحب کے آج تک کسی نے توجہ نہ کی۔ حالانکہ روزمرہ مدارس میں یہ حدیث پڑھنے پڑھانے میں آتی ہے جو مضمون اس کے متعلق اس وقت بتایا جاتا ہے اگر وہ صحیح ہے تو اس کے نقل کرنے میں کون امر مانع ہو سکتا ہے۔ اور اگر وہ مضمون صحیح نہیں۔ تو وقت درس اس کے بیان کرنے اور بتانے کے لئے کون امر باعث ہو سکتا ہے۔ امید ہے علماء خصوصاً مدرسین علماء اور طلباء ایسے مذاکرات علمیہ میں کافی حصہ لیا کریں گے۔ مگر مضمون ایسا صاف ہو کہ سمجھنے والے کو فائدہ دے۔ نہ مغلق ہو نہ مبہم۔ نہ دل آزار۔ نہ حملہ آور۔ بلکہ شائستہ ناصحین کے ذاتی بغض سے [illegible] مطلب پر ہو۔ آج کل جو بعض لوگوں نے کمال علمی یہ سمجھ رکھا ہے کہ بجائے قوت دلیل کے قوت دشنام اور کلمات ثقیلہ سے کام لیتے ہیں ایسے لوگوں کو ہم حوالہ خدا کرتے ہیں۔ نہ ان سے ہمارا خطاب ہے نہ ان کو دعوت ہے۔ وہ اپنی طبیعت میں خود [illegible]

ہیں خدا ان پر رحم کرے۔ اور دیگر مباہلہ مانگنے والوں کے حسن خلق سے حصہ وافر دے۔ آمین

قادیانی خلیفہ کا مباحثہ سے گریز

جناب مہتمم صاحب اخبار اہلحدیث۔ امرتسر

السلام علیکم۔ چند ذیل کی سطور برائے اطلاع اہل اسلام اپنے اخبار میں درج فرما کر مشکور فرمائیں۔ جناب صاحبزادہ صاحب سجادہ نشین قادیان لاہور میں تشریف لائے تھے۔ تو انجمن تائید الاسلام لاہور کی طرف سے ان کی خدمت میں بتاریخ ۱۸ [illegible] کو لکھا گیا تھا کہ علمائے اسلام کے ساتھ جس سے آپ چاہیں مرزا صاحب کی نبوت میں بحث کریں۔ جس پر انہوں نے منظور فرما کر تو عدد شرائط مناظرہ پیش کیں جنکا کچھ حصہ منظور کیا گیا اور چند شرائط میں مناسب ترمیم کی تجویز [illegible] کی صبح کو ان کی خدمت میں ارسال کی تو معلوم ہوا کہ صاحبزادہ قادیان واپس تشریف لے گئے ہیں۔ انجمن احمدیہ لاہور کے سکرٹری میاں محمد حسین صاحب کی وساطت سے بذریعہ تحریر اطلاع دی کہ صاحبزادہ صاحب چلے گئے اور فرما گئے ہیں کہ قادیان سے کوئی عالم بحث کے لئے بھیج دیں گے۔ ہماری بحث کی درخواست ان سے کی گئی تھی کیونکہ وہ بحیثیت خلیفہ ہونے کے اس تفرقہ باہمی کا فیصلہ صادر کر سکتے جو باہمی سلوک کا باعث ہوگی مگر انہوں نے بذات خود مناظرہ سے فرار کر کے شرائط مناظرہ بھی طے نہ کیں۔ اور چلے گئے۔ خط و کتابت جو فریقین میں ہوئی ہے وہ الگ رسالہ انجمن تائید الاسلام لاہور میں شائع ہوگی۔ کیونکہ بہت طویل ہے۔ یہ خبر آپ مسلمانوں کی اطلاع کے واسطے شائع کر دیں۔ تاکہ عوام اہل اسلام کو معلوم ہو کہ مرزائی جماعت کے عوام تو کیا۔ خلیفہ بھی کس طرح مناظرہ سے بھاگتے ہیں۔ صرف ناواقف مسلمانوں کو مغالطے دیکر بہکاتے ہیں۔ اور عالموں کے سامنے نہیں آتے۔ مسلمانوں کو ہوشیار رہنا چاہئے

خاکسار: پیر بخش پنشنر پوسٹ ماسٹر سکرٹری انجمن
تائید الاسلام لاہور

اشاعت اسلام میں حسن اخلاق کی ضرورت

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

جو لوگ ابھی دنیا [illegible] کے چند صفحے شروع اسلام کے نقل کر کے دیکھتے ہیں جن سے صاف طور پر روشن اور واضح ہوتا ہے کہ اشاعت اسلام کے لئے کیسی نرم و ملائم پالیسی اختیار کی گئی تھی۔ [illegible] فتح مکہ [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب شہر مکہ میں داخل [illegible] نہیں ہوئے تھے۔ پہلے ہی اعلان امن کی کرادی تھی۔ اور امن قائم کرنے کی مختلف اور آسان صورتیں تجویز کی تھیں جن سے کوئی بھی محروم نہ رہے۔ اعلان حسب ذیل کے الفاظ تھے۔ من کف یدہ واغلق بابہ فہو آمن۔ من دخل دار ابی سفیان فہو آمن۔ من دخل المسجد فہو آمن۔ من القی السلاح فہو آمن۔ من اغلق بابہ فہو آمن۔ من دخل دار حکیم بن حزام فہو آمن۔ من دخل تحت لواء ابی رویحہ فہو آمن۔ ترجمہ: جو شخص مقابلہ سے ہاتھ روک لے اور دروازہ بند کرے امن میں ہے۔ جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے امن میں ہے۔ جو شخص مسجد حرام میں داخل ہو جائے امن میں ہے۔ جو شخص ہتھیار ڈال دے امن میں ہے۔ جو شخص گھر میں گھس کر دروازہ بند کرے امن میں ہے۔ جو شخص حکیم بن حزام کے گھر میں داخل ہو جائے امن میں ہے۔ جو شخص ابو رویحہ کے جھنڈے کے نیچے آ جائے امن میں ہے۔

امن قائم کرنے کی اتنی صورتیں تھیں کہ کوئی ہی بدقسمت ہوگا جو ان سے نفع نہ اٹھا سکے۔ جب مسلمان کئی طرف سے داخل مکہ ہو چکے تو جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے داخلہ کا وقت آیا۔ ممکن تھا کہ اس عظیم الشان فتح کے وقت شکریہ حق تعالیٰ کے ساتھ مسرت [illegible] کے آثار [illegible] بھی ظاہر ہوتے۔ مگر نہیں۔ حق تعالیٰ کی قدرت کاملہ کا جمال آپ کے پیش نظر تھا۔ ہیبت و جلال خداوندی سے قلب مبارک معمور تھا۔ حق تعالیٰ کے شکریہ کے ساتھ [illegible] تواضع اور انکسار کے آثار نمایاں تھے۔ آپ اس وقت [illegible] داخل مکہ ہونے کے وقت حضور ناقہ پر سوار تھے۔ اور سورہ فتح کی [illegible]

* آپ یقین کریں۔ خود سمجھ سکتے ہیں تو دیکھا کبھی کوئی نہیں (اڈیٹر)

گردن مبارک پر مقدر جھکی ہوئی تھی۔ کہ ریش مبارک کجاوہ کی لکڑی سے مس کرتی تھی۔

عام کو معافی دیدی گئی تھی۔ البتہ آٹھ مرد اور چار عورتیں مستثنیٰ تھیں۔ ان کے بارے میں حکم تھا کہ جس جگہ ملجائیں قتل کر دئے جاویں۔ مگر ان میں سے بھی سوائے چند کے سب کو معافی ملگئی۔ اور وہ بھی پختہ مسلمان ہو گئے۔ چنانچہ ان مردوں کے ابوجہل کے بیٹے عکرمہ تھے۔ جو ذات مقدس کے ساتھ عداوت رکھنے اور تکلیف پہنچانے میں اپنے باپ سے کم نہ تھا۔ اس وقت بھی وہ مقابلہ پر آیا اسی وجہ سے روپوش ہو کر بھاگ گیا۔ عکرمہ کی بیوی ام حکیم مسلمان ہو گئیں۔ اور اپنے خاوند کے لئے امن حاصل کر کے انکی تلاش میں نکلیں۔ اور ایسے وقت جا کر ملیں۔ کہ وہ جہاز پر سوار ہونے کو تھا۔ ام حکیم نے انکو کہا۔ جئتک من عند احلم الناس واوصلہم واکرمہم۔ میں ایسے شخص کے پاس سے آئی ہوں۔ جو دنیا میں سب سے زیادہ حلیم اور کریم اور صلہ رحمی کرنے والے ہیں۔ اور انہوں نے تمکو امن دیا ہے۔ عکرمہ حاضر خدمت ہوا۔ اور اسلام لے آیا۔ آپ بھی اس کے اسلام سے نہایت مسرور ہوئے۔

انہی میں سے صفوان بن امیہ تھا۔ یہ بھی بہت سخت دشمن ذات مقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا۔ فتح مکہ کے وقت خوف سے جدہ بھاگ گیا تھا۔ عمیر بن وہب نے اس کے بارے میں عرض کیا۔ آپنے اسکو امن عطا فرمایا۔ اور علامت امن کے لئے وہ عمامہ مبارک جو فتح مکہ کے روز آپ باندھے ہوئے تھے عمیر رضی اللہ عنہ کو دیا۔ عمیر رض نے جدہ جا کر صفوان سے امن دئے جانے کی اطلاع دی۔ اور کہا کہ انہ احلم الناس واوصلہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا بھر سے زیادہ حلیم اور صلہ رحمی کرنے والے ہیں۔

صفوان خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا آپ مجھے دو مہینے کی مہلت عطا فرمائیے۔ میں اپنے بارے میں غور کروں۔ ارشاد فرمایا تمکو چار ماہ تک اختیار ہے۔ وہ بھی اسی عرصہ میں آپ کے ساتھ حنین اور طائف کے غزوات میں موجود رہا۔ بالآخر مسلمان ہو گیا۔ اور بہت پختہ مسلمان ہوا۔

جس کے دل میں انصاف اور سر میں عقل ہے۔ ایک ہی واقعہ کو دیکھ کر سمجھ سکتا ہے۔ کہ اشاعت اسلام میں کس قدر نرمی اور درگذر اختیار کیا گیا۔ ایک ایسا شخص جس کی ساری عمر اسلام کی مخالفت میں گذری۔ جسکا شعار یہ تھا۔ کہ رسول اللہ کی ذات اقدس پر حملے کرے۔ اشعار کے ذریعہ سے آپکی مذمت پھیلائے۔ اور اپنی عادات اور افعال شنیعہ کی وجہ سے اعلان معافی کی رحمت عامہ سے محروم رہکر واجب القتل ہو چکا ہو۔ ایسے شخص کے لئے رسول خدا اس کی حفاظت کے واسطے اپنا خاص عمامہ بھیجتے ہیں اور وہ حاضر خدمت ہو کر غور و فکر کے لئے دو ماہ کی مہلت مانگتا ہے۔ تو آپ چار ماہ کی مہلت عطا فرماتے ہیں

جو لوگ معافی سے مستثنیٰ تھے۔ انہیں میں عبداللہ بن ابی سرح بھی تھا جس کا جرم کسی طرح قابل معافی نہ تھا۔ اسلام لائے۔ اور آپکی خدمت میں حاضر رہے۔ کتابت وحی کی خدمت ان کے سپرد ہوئی۔ مگر خباثت نفس سے الفاظ میں تغیر اور تبدل کر دیتا۔ پھر مرتد ہو گیا۔ اور کفار مکہ سے کہا کہ تمہارا دین بہتر ہے۔ مگر باوجود ان جرائم کے اور باوجود اس کے کہ فتح مکہ کے دن قتل کا حکم دیا گیا تھا۔ حضرت عثمان رض انکو لیکر حاضر ہوئے۔ اور امن طلب کیا۔ آپنے امن دیا اور پھر دوبارہ مسلمان ہوا۔

انہی میں سے عبداللہ بن زبعری تھا۔ یہ شخص بہت زیادہ ہجو کرنیوالا اور مذمت کرنے والا تھا۔ بھاگ کر نجران چلا گیا تھا پھر وہاں سے لوٹ کر حاضر خدمت ہوا۔ اسلام لایا۔ اور معذرت کے بہت اشعار پڑھے جن میں سے دو شعر یہ ہیں ؎

یا رسولَ الملیکِ انَّ لسانی
راتقٌ ما فتقتُ اذ انا بورُ
آمنَ اللحمُ والعظامُ بربی
ثمَّ نفسی الشہیدُ انت نذیرُ

اے رسول خدا میری زبان۔ اس نقصان کی تلافی کرنے والی ہے۔ جو میں نے تباہی کے زمانے میں پہنچایا تھا۔ میرا گوشت اور میری ہڈیاں اللہ کے لئے ایمان لے آئیں۔ اور میرا نفس گواہی دیتا ہے کہ آپ نذیر نبی ہیں

الغرض ہر ایک کے ساتھ اسی طرح کی نرمی اور اخلاق اور رحم اور درگذر عفو و چشم پوشی وغیرہ بہت سی رعایتیں کی گئیں جس کی کوئی حد نہیں بجائے ہوئی اشاعت اسلام کے جواز۔ دیکھو تمہاری فوج کیا اصول و قواعد تھے کہاں ہوتے میدان اسلام کے بہادرو۔ دیکھو مقابلہ کے وقت تمہارے سرداروں نے کونسے ایسے اصول پکڑ رکھے تھے جس سے ہمیشہ سب پر غالب رہے۔ اور اپنے کام میں برابر کامیاب ہوتے رہے۔ اگر تمکو بھی اپنے آقا کی خوشی اور رضامندی منظور ہے۔ تو تم بھی انہی کے اصول کو مضبوط پکڑ لو۔ اور انہی کے طریقہ عمل پر غور کر کے اختیار کرو پھر دیکھو انشاء اللہ کیسے دھوم دھام سے کامیاب نظر آتے ہیں

فقط والسلام

خاکسار ابو ضیاء از دہلی

جماعت اہلحدیث اور کانفرنس اہلحدیث

(از ابوالبشیر مولوی علی محمد [illegible] ضلع گوجرانوالہ)

؎ زمانہ کی دن رات آتی صدا ہے
مری چال پر چلنا سب کو روا ہے

رفتار زمانہ ایک ایسا بدیہی امر ہے۔ جو کہ اپنے موافقین کو معراج ترقی پر اور مخالفین کو تنزل کے عمیق در عمیق گڑھے میں ڈال دیتا۔ اس کا ایک ادنیٰ کرشمہ ہے۔ ابتدائے عالم سے آج تک کے تجربہ و مشاہدات اس کے شاہد صادق ہیں۔ یہ مسلم امر ہے کہ اختیار رفتار زمانہ اصل میں حضرت انسان کے حفظ پر مبنی ہے۔ تو جس طرح انسان مختلف فی الاشیاء ہے۔ اسی طرح مختلف فی العقول ہونے کی وجہ سے زمانہ کی انقلابات و تغیرات کا باعث بھی یہی حضرت انسان ہے۔ جب خالق اکبر نے نظام ارضی کا متکفل ہی انسان کو بنایا تو اسکو ان تمام علوم ہدایت لازم جو کہ اس نظام کے متعلق تھے مشرف فرما کر اشرف المخلوقات سے ملقب کیا۔ اور واضح کر دیا۔ کہ اے نسل آدم جب تک تم میرے عطا کردہ علوم کے متبع و مقید رہو گے۔ کوئی کجروی و جہالت و بدتہذیبی و ضلالت نہ دیکھو گے اور نظام عالم میں کسی قسم کا فتنہ و خلل نہ پاؤ گے۔ فَاِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ مِّنِّیْ ھُدًی فَمَنْ تَبِعَ ھُدَایَ فَلَا یَضِلُّ وَلَا یَشْقٰی۔ اس نظام کے منتظم و مہتمم سب سے اول حضرت آدم علیہ السلام اور آخر رحمۃ للعالمین خاتم النبیین رسول کریم جناب حضرت محمد

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہوئے جنہوں نے اپنے خلیفہ اوقات مقررہ میں صرف ایک ہی اصول کی تعلیم دیکر اس کے زیر سایہ مختلف فروعیات موافق زمانہ سے انتظام عالم درست فرمایا۔ مگر تمام انبیاء کرام کے واقعات عجائبات سے عجیب ہیں۔ مگر سب سے زیادہ کمال وکرم جسکے کارناموں سے تاریخ عالم لبریز ہے اور جسکا اسکا آج مہذب سے مہذب دنیا نے لوہا مانتی ہے وہ ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام وغیرہ انام جناب رسالت مآب ہیں۔ اس نظام عالم کو بحال رکھنے کے لئے جس علم علوی کی ترویج کے لئے کئی ہزار انبیاء مبعوث ہوئے ہیں اسکا نام اسلام ہے الغرض ابتدائے آفرینش سے تا حال نظام عالم کی باگ اسلام کے زیر تصرف رہی جس کی تکمیل خاتم النبیین سید المرسلین کی تعلیم علوی (الیوم اکملت لکم دینکم) کی موافق رفتار زمانہ خالق اکبر نے اس ترکہ (اسلام) کا وارث عرب کی اجڈ اقوام کو بنا دیا جنہوں نے اس تعلیم علوی علم آسمانی (قرآن مجید) کے کاربند ہو کر ایسی فصاحت وبلاغت حاصل کی کہ تمام دنیا کے فصحاء وبلغاء کو بیانشید اکر گئی۔ دنیا نے توحید کی ایسے بے انتہا نصیحتیں سنی کہ چند ہی سال میں اقطار واکناف عالم سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی آوازیں آنے لگیں۔ کیا کوئی مذہب انسان کو اپنے خالق کا اصلی راستہ دکھانے اور نظام عالم کو درست کرنے فتنہ وفساد سے پاک رکھنے میں اسلام کی ہمسری کرسکتا ہے ہرگز نہیں۔

وہ تارے جو چمکتے شرق میں لمعہ افگن
پھر اللہ سے تھا جن کے تا غرب روشن
نوشتوں سے جن کے ہیں اب تک مزین
کتبخانہ پیرس و روم ولنڈن

پڑا غلغلہ جن کا تھا کشوروں میں۔ وہ سوتے ہیں بغداد کے مقبروں میں۔ چونکہ نظام دنیا کا دارومدار علم پر ہی تھا۔ اس واسطے تحصیل علم میں وارثان اسلام اسقدر کوشاں رہے کہ سوار وپیادہ سفر کرتے بڑی دلیری سے تکالیف اٹھاتے ہوئے خود مستفید ہوتے۔ جابجا اسلامی مدارس اور بیت العلوم قائم کرتے۔ الغرض اس چمن جسکو داعی الی اللہ نبی الامین نے خود لگایا۔ اور اس کا ثمرہ اپنی حیات مبارکہ میں پایا۔ اسکو خوب آباد کیا جسکا نقشہ مولانا حالی صاحب نے خوب بیان کیا ہے

وہ دین حجازی کا بے باک بیڑا
نشاں جسکا اقصائے عالم میں پہنچا
مزاحم ہوا کوئی خطرہ نہ جسکا
نہ عماں میں کھٹکا نہ قلزم میں جھجکا

کئے پے سپر جس نے ساتوں سمندر وہ ڈوبا دہانے میں گنگا کے آکر۔ حضرات! گنگا کے دہانے میں ڈبونے والے ہم ہی ناخلف وارثان اسلام ہندوستانی ہیں۔ ہم نے اس تعلیم علوی کو جس کے کاربند ہو کر دنیا نے تاریخ عالم کو اپنے کارناموں سے لبریز کر دیا۔ پس پشت ڈالدیا۔ اس تعلیم علوی سے جسکو بالفاظ دیگر نقل یا روایت کہا جاتا ہے وارثان ہند نے سخت کوتاہی ولاپرواہی کی۔ بلکہ برعکس ہند نام ذہنی کا فور (عقل جسکو درایت بھی کہتے ہیں) ہی کے پیچھے لگے۔ اور اپنے کئے کا پھل پایا۔ ناظرین یہ نہ سمجھیں کہ میری اس تحریر کے مطابق عقل درایت لاشئے ہے (ہرگز نہیں) بلکہ میرا مفہوم وہ عقل ہے جو کہ نقل (روایت) کے خلاف ہے۔ غیر آدم پرست مطلب رہنمائے رعیان اسلام سلاطین ہندوستان نے اس علم علوی کی جسکا اوپر بیان مشرح ہو چکا ہے کما حقہ ترویج کی۔ آج اسلام پر ہندوستان میں طرح طرح کے اعتراضات وبری بری بدزبانیاں انہی حضرات کے غفلت ولاپرواہی کا نتیجہ ہے۔ کاش کہ علمائے زمان حضرات اس علم کے ترویج میں اپنے اسلاف کا سبق دیتے اور آج ہم کو یہ بد دن نصیب نہ ہوتا جنہوں نے اسقدر اشاعت میں کوشش کی کہ اگر ہر موتے مسلمان لصدزبان شکریہ کرے۔ تو بھی سبکدوش نہ ہو سکے

گروہ ایک جویاں تھا علم نبی کا
لگایا پتہ جس نے ہر مفتری کا
نہ چھوڑا کوئی رخنہ کذب خفی کا
کیا قافیہ تنگ سرو دھی کا

کئے جرح وتعدیل کے وضع قانون نہ چلنے دیا کوئی باطل کا افسوں۔

اسی دھن میں آسان کیا ہر سفر کو
اسی شوق میں طے کیا بحر وبر کو
سنا خازن علم دین جس بشر کو
لیا اس سے جا کر خبر اور اثر کو

انکی کتب مدونہ آج ہماری الماریوں میں زیب دے رہی ہیں (جو ہمارے نام حدیث مبارک سے ملقب ہیں) موجود ہیں۔ یہ انہی علمائے کرام کی جان توڑ کوششوں کا نتیجہ ہے۔ مگر واہ رے زمانہ۔ تیرے ہی ہیں انقلاب ہیں۔ ہندوستان پر ایک ایسا وقت آیا کہ کوئی بھی علم علوی (روایت) کا کوئی نام بھی نہ لیتا۔ بلکہ محض عقلی ڈھکوسلوں اور قیاسات کے ڈھکوسلوں سے کام لے کر اس پاک اسلام کو بدنما کر دکھایا۔ گیارہویں کے نیازیں شدے پرستی۔ قبر پرستی۔ مزاروں کے چڑھاوے منتوں کے منانے۔ تعزیہ پرستی۔ عرسوں کے میلے۔ منقول کے قتل منجم۔ جہلم یہاں تک بڑھ گئے علماء کے دم قدم کی خیر ہے کہ جنہوں نے علمی لاپرواہی کی اور محض خیالات پر ہی ہمارے دین اسلام کی بنا رکھی۔ بیچارے اسلام کو اور کیا کہا جائے (فلیبک علی الاسلام من کان باکیا) آخر ایسا وقت بھی آیا کہ کچھ علمی چہل پہل جہاں میں ہونے لگی۔ اور لوگ ضلالت کے عمیق در عمیق گڑھوں میں سے نکلکر نورانیت کی چمکدار شعاعوں سے منور ہونے لگے۔ خدا سرسبز رکھے۔ سرزمین خطہ دہلی کو جس میں ایسے شہر مشہور عالم پیدا ہوئے۔ (محدثین دہلوی) کہ جن کے اثر کی دلیل ہندوستان کے علمی جہان میں ہے۔ یہ ممتاز وبرگزیدہ گروہ اہلحدیث کے نام مبارک سے موسوم تھا۔ جو کہ قدیم اسلام سے مشرف ہے۔

ہندوستان میں علمی جہان میں جس ممتاز وبرگزیدہ جماعت اہلحدیث کے لگائی ہوئی پود ہے۔ بفضلہ تعالیٰ تعداد میں کثرت سے ہے۔ علماء وامراء جو کہ معیار ترقی ہیں وہ بھی کثرت سے ہیں۔ اور چھوٹے چھوٹے مدرسے بھی کثیر التعداد ہیں۔ مگر ایک ایسا دار العلوم جو کہ صحیح معنوں میں اہلحدیث سے ملقب ہو ایک بھی نہیں ہے۔ جماعت اہلحدیث کے لئے یہ مقام حسرت ہے کہ اور

(۲۸۳)

فرقہ میں کالج نام کو ثبوت سے ہی ضعیف ہے، ۱۰۰ تو
کالج اور یونیورسٹی سٹی پر خاموش بیٹھا ہے۔ خدا کرے
ہماری مرکزی کوشش بار آور ہوں اور ہندوستان
میں اہلحدیث کے ایک ایسی بورڈنگ بنے۔ جو کہ ہماری عزت
کا باعث ہو۔ اور نسل بعد نسل ہیں نام اہلحدیث جاری رہے۔
یہ لکھتے ہوئے ہمیں۔ کانفرنس اہلحدیث کو اچھی صورت
نہ ہونا کا افسوس ہے۔ اور اپنے کام میں سرگرم ہے۔ مگر
اتفاق و اتحاد میں علماء میں اسکو ابھی سے ابھی کوشش
کرنی چاہئے۔ نیز اشاعت ہی اس کے کامیابی کی سخت ضرورت
ہے۔ موجودہ حالت میں کانفرنس کو ایک کمیٹی (انجمن)
جو سٹینڈنگ کمیٹی ہو مقرر کرنی چاہئے۔ جو اتحاد میں کوشش
کرے۔ اور ہر جگہ جہاں چند افراد اہلحدیث ہوں۔ اپنی ماتحت
ذیلی کمیٹیاں قائم کرے۔

(۱) ہر ضلع میں ایک ایک صدر اور ایک نائب صدر
جو کہ تفسیر و فقہ کے نزدیک تمام دینی و دنیوی ضروریات
سے متکفل ہو۔ مقرر کیا جاوے۔

(۲) ہر سٹینڈنگ کمیٹی کے ممبر مقبول عام تجویز ہوں

(۳) صدر و نائب صدر و کل کمیٹی ایسی ہوں با لیاقت علماء
ہوں۔

(۴) سب جماعت اہلحدیث ہندوستان کا ایک
مرکزی منتخب و نامزد صدر ہونا چاہئے جو صدر الموحدین
کے لقب سے ملقب ہو۔

(۵) مصارف زکوٰۃ صدر صاحب کی اجازت سے ہونے
چاہئیں۔ ایک چھوٹا سا رسالہ مصارف میں شائع ہو جو
آمدن کل و خرچ بعض حصہ مصارف کا بیت المال
مقرر کیا جائے

(۶) ایک رجسٹر جس میں تمام نام جماعت اہلحدیث
کے درج ہوں۔ صدر و نائب صدر ضلع کے پاس ہونا
چاہئے۔ جس سے ان کا باہمی میل جول ربط ضبط ہو کر
مسلمانوں کیلئے ان کی مانند جماعت بن جاوے
ان امور ضروریہ کی کوشش کا اندراج اخبار گوہر
بار اہلحدیث کے ہر ہفتہ میں ہونا چاہئے۔ امید ہے کہ
جماعت کسی وقت اسلام کو درجہ تاج کی عیدیت سے
بنا ہو ہے) اس اصلی پلیٹ فارم پر سے آدیں
جو کہ ذمہ صاحبین پر تھا۔ خدا کرے میری یہ تجاویز کارگر ہوں

انتخاب الاخبار

جنگ کے متعلق مجمل اور صحیح خبر تو صرف یہ ہے کہ
ہر طرف ہو رہی ہے لیکن ۱۱ جولائی سے ۱۸ جولائی تک
جو خبریں ہندوستان میں موصول ہوئی ہیں۔ ان کا
خلاصہ حسب ذیل ہے۔

جرمن جنگی جہاز کونگزبرگ جسے گزشتہ نومبر میں
انگریزی جنگی جہازوں نے مشرقی افریقہ کے ایک
دریا میں بند کر دیا تھا۔ اس ہفتہ ہوائی جہازوں کی
رہنمائی میں آ کے بالکل تباہ کر ڈالا۔

اس ہفتہ جرمن آبدوز کشتیوں کی کارروائیاں ناکام
رہیں۔ صرف ایک دو تجارتی جہاز غرق ہوئے

ہز مجسٹی شاہ جارج نے جنگی بیڑہ کی سیر کر کے
امیر البحر سر جان جیلیکو کو مسرت آمیز پیغام بھیجا ہے

ایک ترکی آبدوز کشتی نے بحیرہ اسود میں روسی
تباہ کن کشتیوں پر تارپیڈو پھینکا۔ مگر نشانہ
خطا گیا۔

فرانسیسی ہوابازوں نے جرمنی کے مختلف مقامات
میں کامیابی سے بم پھینک کر سخت نقصان پہنچایا

گیلی پولی میں ترکی اور متحدہ فوجوں میں سخت
لڑائی ہوئی۔

جنوب مشرقی رزمگاہ یعنی گلیشیا میں جرمن آسٹروی
فوجوں کی جارحانہ کارروائیاں رک گئی ہیں۔ جبکہ
ہم محل کے محاذ پر آسٹروی فوجوں کو شکست بھی
اٹھانی پڑی ہے۔

پولینڈ میں جرمن فوجیں وارسا کی طرف
بڑھ رہی ہیں۔

کہتے ہیں کہ جرمن جنرل ہینڈنبرگ کی زیر کمان
چونکہ جرمن فوجوں کا سخت نقصان ہوا ہے۔ اس لئے
اسے موقوف کر دیا گیا ہے۔

جنوبی رزمگاہ یعنی اٹلی اور آسٹریا کی سرحد پر اٹلی
کی فوجیں قدر کی ترقی کر رہی ہیں۔ اٹلی کی بھاری
توپیں گورٹز کی قلعہ بندیوں پر گولہ باری کر رہی ہیں
مغربی رزمگاہ کا اہم واقعہ یہ ہے کہ ولیعہد
جرمنی کی فوج نے ارگون کے علاقہ میں جارحانہ
کارروائی شروع کی تھی لیکن شکست کھائی۔

فرانسیسی فوجوں نے لا بسیجز کے علاقہ
میں سات سو گز زمین لی ۱۹ جرمن افسر اور
۷۲۹ سپاہی گرفتار کئے۔ کئی میدانی اور کھائیوں
میں لڑنے والی توپیں اور بارود کی عظیم مقدار بھی ہاتھ آئی۔

لیجرز کے علاقہ میں جرمنوں نے کھوئی ہوئی
خندقوں پر قبضہ کرنا چاہا مگر سخت نقصان اٹھا کر
پسپا ہوئے۔

کیلے میں برطانی اور فرانسیسی وزراء کی ایک
کانفرنس منعقد ہوئی۔

مسٹر اسکوتھ وزیر اعظم انگلستان اور
لارڈ کچنر نے میدان جنگ کا معائنہ کیا۔

جرمنی نے امریکن نوٹ کا جو جواب دیا ہے
وہ ناقابل اطمینان ہے۔

قسطنطنیہ میں جو جرمن سفیر مقرر ہوا ہے
وہ شاہ رومانیہ اور بلغاریہ کا رشتہ دار ہے۔

سلطان مصر جبکہ نماز پڑھنے کیلئے جا رہے
تھے ان پر بم پھینکا گیا۔ لیکن بم نہ پھٹا۔

ترکی فوج نے عدن سے جس میل کے فاصلہ
پر لاہج کے علاقہ پر قبضہ کیا۔ سلطان لاہج کی
استمداد پر انگریزی فوج مدد کو گئی تھی لیکن

جنرل بوتھا نے جنوب مغربی جرمن افریقہ کو
فتح کر لیا ہے۔

تمام دنیا سے جنرل بوتھا کو مبارکباد کے
تار موصول ہوئے ہیں۔

کارخانہ بارود سازی ہانسلو میں سخت دھماکا
ہوا ایک آدمی مر گیا۔ اور معتدبہ گولی بارود کا
نقصان ہوا۔

لارڈ کچنر نے گلڈ ہال میں تقریر کی جس میں آسٹریلوی
ہندوستانی۔ اور جنوبی افریقہ کی افواج کی
تعریف کی اور کہا کہ حالت جیسی پہلے تھی
ویسی اب بھی ہے۔

شارلٹن برگ (جرمنی) کے کارخانہ
کیمیائی میں سخت آتشزدگی واقعہ ہوئی۔

(رضیہ ہوں ... دعا ... جا آئیں یاد (ابوالبشیر عفی عنہ)
علوم مشرقیہ کی جماعتوں کے امتحانات کا نتیجہ نکلا۔ افسوس کہ مولوی فاضل کے امتحان میں کوئی کامیاب نہیں ہوا۔

متفرقات

جبلپور کے مباحثہ کے متعلق شہادت | از مولوی حافظ محمد مرزا صاحب مظفر پوری

مولوی ابوالقاسم صاحب سیالکوٹی کی مرسلہ کیفیت دی موقع سے بیان کی گئی ۔ سیتا ہوں کہ آریہ بھی اپنی عادت کے مطابق و تہذیب مسافر آگرہ مناظر جبلپور کی نسبت جھوٹی باتیں مشہور کرتے ہیں اس لئے ضروری ہے کہ مناظرہ کی صحیح کیفیت اس کے جلی رنگ میں بیان کیجاوے ۔ اخبار اہلحدیث کے دیکھنے سے مسافر آگرہ کی کذب بیانی پر حیرت بالائے حیرت ہے ۔ منجملہ ان شرائط طے کنندگان مناظرہ ایک میں بھی تھا ۔ میں آپ کے بیان کی تصدیق کرتا ہوں جو کچھ آپ نے مناظرہ کی کیفیت دربارہ شرط مناظرہ کی نسبت تحریر فرمایا ہے وہ بالکل صحیح ہے ہمیں سرمو فرق نہیں ۔ پبلک نے معلوم کرلیا اور اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ کون غالب رہا اور کون مغلوب ۔

ایضاً از طیب علی صاحب | مولوی ابوالقاسم صاحب کا ایک مضمون مطبوعہ اخبار اہلحدیث میری نظر سے گزرا ۔ جو کچھ مولانا ممدوح نے بطریق سوال و جواب تحریر فرمایا ہے حرف بحرف درست ہے میں خود وہاں موجود تھا ۔ بیشک ڈاکٹر لکشمی دت نے ستیارتھ پرکاش اور بھومکا کا انکار کیا تھا ۔

ایک واقعہ مولوی صاحب ممدوح سے قلم انداز ہوگیا ہے وہ یہ کہ (اول) برہمچاری بسمہا نند جی نے حسب فرمائش ڈاکٹر موصوف آریہ سماج کی مستند کتابوں کی فہرست لکھکر ڈاکٹر صاحب کو دی انہوں نے پڑھکر اُسے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا ۔ اس پر برہمچاری جی نے کہا کہ تمہیں بحث کرنا ہے تم جو چاہو سو لکھو ۔ ذی عقل حضرات کیلئے اتنا ہی واقعہ کافی ہے ۔ (راقم طیب علی) بردہ کان مسمار رسول محمد علی کوتوالی بازار جبلپور

نقشہ سحری و افطاری | بعض دوست تقاضا کرتے ہیں کہ اہلحدیث میں نقشہ سحری و افطاری درج ہوا کرے ۔ ان کو اطلاع رہے کہ پہلے ہوا کرتا تھا مگر تجربہ سے معلوم ہوا کہ نقشہ مضر ہے کیونکہ طلوع غروب ہندوستان کے مختلف مقامات میں مختلف ہے ۔ امرتسر کا نقشہ اگر ہوگا تو امرتسر یا لاہور کے طلوع کے موافق ہوگا بنگال اور سندھ کے موافق نہیں ہوگا ۔ وہاں والے لوگوں کے حق میں بالکل بیجا ہوگا ۔ پس جب یہ غرض ہے اس لئے نقشہ درج ہونا مناسب نہیں ۔ ہرایک اپنے اپنے مقام کی حیثیت سے طلوع غروب دیکھ سکتا ہے ۔

امرتسر میں یکم رمضان کو انتہاء سحری صبح ۴ بجکر ۷ منٹ اور ۳۰ رمضان کو ۴ بجکر ۳ منٹ ہے اور افطاری یکم رمضان ۷ بجکر ۳۹ منٹ اور ۳۰ رمضان کو ۷ بجکر ۲۰ منٹ ہے ۔ اللہ اعلم

درخواست مشکوٰۃ | میری درخواست بابت مشکوٰۃ شریف مترجم اخبار اہلحدیث میں چھپی تھی اسپر حاجی محمد اسحاق عبدالسلام صاحبان نے کلکتہ سے ایک جلد بھیجی ہے جزاھم اللہ مہربانی کرکے کوئی صاحب اسی کو پوری کردیں یا جدید مکمل لے دیں تو خدا سے اجر پاوینگے (عاجز محمد الدین معلم صبیان از راولپنڈی صدر بازار محلہ کجر قصاباں)

درخواست کتب | تفسیر ثنائی اردو اور تیسیر الباری اردو کی ضرورت ہے کوئی صاحب فی سبیل اللہ مجھکو دیدیں تو میں دعا کرونگا ۔ (عبد العزیز خان طالب علم مدرسہ اسلامیہ برہنڈہ ڈاکخانہ رام پور بھری ضلع مظفر پور)

اہلحدیث کانفرنس کی مفت ملنے والی کتابیں

اگر آپ بچوں کو ابتدائی تعلیم دینی چاہتے ہیں تو اہلحدیث کانفرنس کے مطبوعہ رسائل تعلیم الایمان تعلیم الصیام تعلیم الحج تعلیم الصلوٰۃ تعلیم الزکوٰۃ مفت منگا کر پڑھائے ۔

الہام یادی بجواب تنقید البخاری ۔ ایک شیعہ نے ناجائز حملہ بخاری شریف پر کیا تھا یہ رسالہ اُس کا مختصر مگر دنداں شکن جواب ہے مفت منگانے ختم ہو گیا ہے بنام مشتہر ارسال ہوگا ۔

درعمل اد جلسہ پشاور کانفرنس ۱۳۳۱ھ مفت ملتی ہے ۔

(نوٹ) اگر محصول ڈاک بھیجدیا جائے تو یہ کانفرنس کی ایک طرح کی مدد ہوگی ۔

(ملنے کا پتہ ۔ عاجز سید عبد السلام غفرلہ نائب سکرٹری دفتر اہلحدیث کانفرنس دہلی بازار بلیماران)

طبی سوال نمبر ا | مجھے نزلہ و بلغم کی شکایت رہا کرتی ہے خواہ سردی ہو یا گرمی ۔ بار با طبیبوں اور ڈاکٹروں کا علاج کیا مگر مفید نہ ہوا لہذا ناظرین سے درخواست ہے کہ اگر کسی صاحب کے پاس کوئی مفید دوا ہو جس سے یہ مرض دفعہ ہو جائے تو اخبار اہلحدیث میں مشتہر فرمائیں عند اللہ ماجور ہوں ۔ (محمد یونس پرتاب گڑھی خریدار ۳۶۳۲)

اطلاع از دفتر | طبی سوال کے ساتھ ۲ روپیہ فیس کے لئے آنے چاہئیں ۔

مذاکرات علمیہ کی بابت اطلاع | مذاکرات میں جو غرض ہے اسکو محفوظ رکھکر اطلاع دیجاتی ہے کہ ان میں قال اقول نہیں ہونا چاہئے بلکہ اس کی صورت یہ ہے کہ ہر مذاکرہ میں مخالف ہو یا موافق مضمون مثل لکھا کریں ۔ فریق ثانی کی کسی دلیل کا ذکر بھی ہو تو ویسے پیرایہ میں ہو کہ قال اقول نہ بنجائے ۔ مثلاً مخالفین اجماع کی طرف سے کسی قائل کا جواب دینا ہے تو یوں لکھنا چاہئے کہ قائلین کی طرف سے جو یہ دلیل دیجاتی ہے اسکا مطلب یہ ہے اور جواب یہ ہے ۔ کیونکہ قال اقول کی صورت میں پڑھنے سے نامہ نگاروں کی شخصیت کا ذکر آ جائیگا جو کلام کو رحجب رنجش بلکہ بدمزگی کا باعث ہوگا نیز اخباری مضامین میں بے لطفی ہوگی ۔ پس مولوی احمد صاحب ستوی کا مضمون صرف ثنا درج ہو سکتا ہے ۔

۲۳ جمادی الاولیٰ کے پرچہ اہلحدیث میں ایک مضمون مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کا متعلق عدم حجیت اجماع شائع ہوا ۔ اسکے جواب میں مولوی ابو داؤد عبد اللہ صاحب کا ایک مضمون ۶ رجب کے پرچہ میں بطور قال اقول نکلا ۔ دونوں مضمون

درخواست تفاسیر ۔ کوئی صاحب فی سبیل اللہ رمضان شریف تک مجھکو تفسیر کبیر فتح البیان اور تفسیر حقانی لیدیں تو خدا اُن کو جزائے خیر دے ۔
راقم عبد المجید امام مسجد ... مالیگاؤں ضلع ناسک (بمبئی)

فتاویٰ

س نمبر ۲۳۸ - زید نے ایک غسلخانہ پختہ اور اُس غسلخانہ کے احاطہ کے اندر پیشاب خانہ بھی پختہ بنوایا ہے۔ پانی غسلخانہ کا پیشاب خانہ میں ہو کر باہر کو نکلا جاتا ہے۔ پیشاب خانہ کا پانی اور پیشاب غسل کی جگہ پر نہیں جاتا۔ ایک صاحب فرماتے ہیں جو شخص قصداً غسلخانہ کے اندر پیشاب کرے اُسکو پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے دوزخی فرمایا ہے اب دریافت طلب ہے کہ دونوں کے درمیان میں دیوار بنائی جائی تاکہ غسلخانہ اور پیشاب خانہ جدا ہو جاوے۔ یا پیشاب خانہ توڑ دیا جاوے۔ دوزخی ہونا بھی صحیح ہے یا نہیں یا گناہ کبیرہ ہے (فضل حق حنفی از کمال پور)

ج نمبر ۲۳۸ - صورت مرقومہ میں گناہ نہیں مخالفت اُس غسلخانہ میں ہے جس کا فرش خام ہو اپنی نفاست طبع کیلئے دیوار بنانا اختیار ہے۔

س نمبر ۲۳۹ - مٹی کا تیل لالٹین کے اندر مسجد میں جلانا جائز ہے یا نہیں۔ (ایضاً)

ج نمبر ۲۳۹ - جائز ہے۔ بعض لوگ اسکی بدبو کو ناپسند کرتے ہیں۔ حتی المقدور حتٰی بدبودار تیل نہ جلایا جائے بلکہ اچھا صاف جلایا جائے تو اُنکی ناپسندیدگی بھی نہ رہے۔

س نمبر ۲۴۰ - مسجد کا چراغ بعد جماعت عشاء کے جلتا چھوڑ دیا جاوے یا بجھا دیا جائے۔ کیونکہ اس مسجد میں سوائے نماز فجر کے کوئی نمازی تہجد کو نہیں آتا۔ (ایضاً)

ج نمبر ۲۴۰ - اگر یقین ہے کہ بعد جماعت کے کوئی نمازی نہیں آئیگا تو بجھا دیں اور اگر آنا جانا لگا رہتا ہے تو تھوڑی دیر تک جلتا رہنا بھی حرج نہیں۔ جب تک نماز عشاء کے نمازی آتے رہیں۔

س نمبر ۲۴۱ - عقب مسجد کے ایک کسان کا مکان ہے اُس نے واسطے حفاظت مکان اور زراعت کے ایک کتا پالا ہے اُسکی عادت ہے کہ جب اذان ہوتی ہے تو رونا ہے اور اذان ختم ہوتی ہے وہ چپ ہو جاتا ہے پانچوں وقت یہی حال ہے لوگ اُس کے رونے کو باسند نحوست بتلاتے ہیں اب دریافت ہے کہ کتا مروا دیا جاوے یا نہ (ایضاً)

ج نمبر ۲۴۱ - کتے کا رونا نحوست کی علامت نہیں۔ اُس کی جگہ اور کتا رکھکر آزمایا جاوے اگر وہ کتا اذان کے وقت نہ روے تو اس کو ہٹا کر کسی دوسری جگہ کتے کو رکھ لیں۔

س نمبر ۲۴۲ - لوگ کہتے ہیں کہ جس جگہ کتے کا زوال گرتا ہے وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے اس بات پر ایک حاجی صاحب نے یہ کہا کہ مکہ معظمہ میں لوگ کتوں بلیوں کو پیر سے ہٹا ہٹا کر صفا مروہ دوڑتے ہیں۔ اب دریافت ہے کہ زوال گرنے سے اور زوال وہاں موجود رہنے سے فرشتے اور خدا کی رحمت اُس جگہ نزول ہوتی ہے یا نہیں (ایضاً)

ج نمبر ۲۴۲ - کتے کے زوال کی بابت یہ حکم جو سوال میں مذکور ہے میری نظر سے نہیں گزرا البتہ کتے کے حق میں ہے اس لئے بے ضرورت کتا رکھنا جائز نہیں۔ ضرورت در کتا بھی مسجد میں نہ جائے اور اگر جائے اور معلوم ہو جائے کہ اس کا زوال گرا ہے یا اُس کے پیروں کی نجاست مسجد کے فرش کو لگی ہے تو فرش کو صاف کر دینا چاہئے۔

س نمبر ۲۴۳ - کتا مذکور کسی کو کاٹتا نہیں ایک مکان میں بندھا رہتا ہے رات کو چھوڑ دیا جاوے یا ہر وقت چھوٹا رہے اس کا کیا حکم ہے (ایضاً)

ج نمبر ۲۴۳ - بے ضرورت ہے تو بالکل چھوڑ کر باہر کیا جائے۔ اگر ضرورت شرعی سے ہے تو حسب ضرورت کھولا جائے اور حسب ضرورت باندھا جاوے۔

س نمبر ۲۴۴ - زید کہتا ہے کہ باوجودیکہ کتا پالنا واسطے حفاظت مکان اور زراعت وغیرہ کو جائز ہے مگر پالنے والے کی ایک مثقال نیکی تاحیات کم ہر روز کم ہوتی ہے۔ یہ درست ہے یا نہیں۔ (فضل حق حنفی خریدار اخبار اہلحدیث ۳۸۲۳ موضع کمال پور۔ میرٹھ)

ج نمبر ۲۴۴ - اس مضمون کا ایک قول ہے مگر صحیح یہ ہے کہ جن مواقع کے لئے کتا رکھنا جائز کیا ہے اُس میں نہ گناہ ہے نہ نیکی گھٹتی ہے

س نمبر ۲۴۵ - تکبیرات عیدین میں ہاتھ باندھ لینا چاہئے یا کھلے رکھنا چاہئے۔ (عبد العزیز از موضع تارہ امسور ضلع چھپرہ)

ج نمبر ۲۴۵ - فقہاء نے لکھا ہے جس تکبیر کے بعد قرأت شروع ہو اُس کے بعد ہاتھ باندھنے چاہئیں۔ مگر اس کی دلیل کسی آیت یا حدیث میں میں نے نہیں دیکھی۔ تکبیرات عید چونکہ نماز کے اندر ہیں اسلئے پہلی تکبیر ہی سے ہاتھ باندھنے چاہئیں۔

س نمبر ۲۴۶ - تکبیرات زوائد میں رفع یدین کرنا کسی صحیح حدیث سے ثابت ہے یا نہیں۔ (ایضاً)

ج نمبر ۲۴۶ - صحیح حدیث سے تو نہیں۔ ضعیف سے ہے عمل جائز ہے نہ کرے تو گناہ نہیں بہت سے ائمہ کا مذہب عدم رفع ہے۔

س نمبر ۲۴۷ - جنازے کی نماز جو غائبانہ پڑھنے کی ہمیشہ اخبار میں اطلاع رہتی ہے سو جنازہ غائبانہ کس طرح سے ادا کیا جاتا ہے۔ ساتھ جماعت کے یا اکیلے پڑھنا چاہئے۔ (ایضاً)

ج نمبر ۲۴۷ - جماعت ہو تو جماعت سے جماعت نہ ہو تو اکیلے جیسا موقع ہو کرلے۔

س نمبر ۲۴۸ - اگر ہندو کسی بیماری یا مصیبت میں اللہ کی نذر مانے کہ بیماری سے چھوٹنے پر مسجد میں شیرینی دیں گے تو یہ ہندو کی نذر مانی ہوئی چیز کھانی جائز ہے یا نہیں (عبد العزیز از موضع تارہ امسور ضلع چھپرہ)

ج نمبر ۲۴۸ - بدیۃً اللہ ہیں تو کھانا منع نہیں (۳ر داخل غریب فنڈ)

اطلاع فی جواب مطلوبہ کیلئے ایک پیسہ اور سائلین کے لئے دو پیسے غریب فنڈ میں آنے چاہئیں جو نادار بھائیوں کو اخبار دینے میں خرچ ہوتے ہیں۔ (مفتی)

(۶۷۲)

شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کے مجرب ادویہ

حبوب دافع جریان و کثرت جنابت۔ ان حبوب کے استعمال کرنے سے کثرت جنابت دور ہو جاتا ہے نسخہ دل اور دیگر کمزوریوں کیلئے نہایت مفید ثابت ہوئیاں عصم روغن شمادہ۔ اس کے استعمال سے درد اور حس جو جوانی کی بے اعتدالیوں سے پیدا شدہ ہوں دور ہو جاتے ہیں عہر

حبوب بواسیر ہر قسم۔ بادی آبی خونی ہر قسم کی بواسیر کیلئے اکسیر عہر

سرمہ منور چشم۔ اس سرمہ کے استعمال سے دھند جالا۔ غبار۔ پانی بہنا وغیرہ دور ہونیکے علاوہ عینک لگانے کی عادت دور ہو جاتی ہے عصم

دوائی خارش ہر قسم۔ اس دوائی کے استعمال سے ہر قسم کی خارش دور ہو جاتی ہے اس میں خاص صفت یہ ہے کہ خارش کہیں ہو صرف اعضا پر ملنے سے آرام ہو جاتا ہے فی تولہ ۸/

المشتہر منیجر شفاخانہ یونانی چشمہ چوک گوجرانوالہ

اشتہار کتب

آجکل ہمارے پاس حسب ذیل کتب برائے فروخت موجود ہیں اور آخر رمضان شریف تک بجائے اصلی قیمت کی رعایت کیساتھ بھیجی جاویگی

نام کتاب	زبان	قیمت اصلی	رعایتی
قیام اللیل قیام رمضان محمد بن نصیر مروزی	عربی	۱۲/	۱۰/
ہدیۃ الاخوان بہ بیان رحیم یدعو بنا الی القرآن	مترجم اردو	۱۰/	۱/
ضرب الاعظم نصف تقطیع ۲۶×۲۲		۵/	۴/
تیسیر الباری شرح بخاری جلد پنجم	فارسی	عہ	عہ
شرح بخاری جلد ششم	"	عہ	عہ
سوانح غزنویہ	اردو	۱۶/	۱۰۵/
قصیدہ محمدیہ در شعار عربیہ مترجم	"	۳/	۲/
شرح حسین ابن رجب حنبلی	عربی	۴	عہ
تنبیہ الغافلین ... برجوی	اردو	۳/	۲/

عبدالغفار تاجر کتب شہر ملتان محلہ قدیر آباد

اسرار قرآنیہ و برکات روحانیہ

یہ کتاب پنجابی نظم میں شرک و بدعت کی تردید میں گویا تقویۃ الایمان ہے رسومات شادی غمی کی کافی اصلاح کی گئی ہے ضمناً بعض بیماریوں کے نسخے اور دیگر جنتوں سے ماں باپ اور دشمنوں سے حفاظت کی دعائیں بھی درج ہیں پنجابیوں خصوصاً واعظوں کیلئے نہایت کارآمد اور مفید کتاب ہے ملنے کا پتہ۔

میر محمد واعظ دفتر اہلحدیث امرتسر

سلکی عمامہ

ناظرین۔ میرے یہاں ہر قسم کا کوسا سلک بکفایت ملتا ہے اگر آپ کو عمامہ باندھنے کا شوق ہو تو آپ ضرور ایکدفعہ منگائیے اسکا رنگ خوب پختہ پائیدار ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں اور بھی مختلف رنگ کے ہوتے ہیں اور قیمت بھی مختلف ہوتی ہے۔ مال بہت کفایت سے روانہ ہوتا ہے جسکی تصدیق ایکدفعہ منگانے سے ہو سکتی ہے۔ مثلاً صافہ۔ دھوتی۔ ساڑھی۔ کوٹ شیروانی اور کرتے وغیرہ کے ہوتا ہے قابل دید شے ہے اس کی خوبی اور عمدگی دیکھنے پر منحصر ہے۔ پائداری کے لحاظ سے سب شری کپڑوں سے اعلیٰ اور افضل ہے جب آپ اسکا استعمال کرینگے تو آپکے ہمعصر دوست تقاضا کرینگے کہ ایسا ہی ایک صافہ ہمکو بھی منگوا دیجئے کیونکہ اسپر سادگی اور صوفیانہ پن دونوں ختم ہیں۔

(نوٹ) بر فرمائش کی تعمیل حسب مرضی خریدار اسقدر صفائی اور راستبازی سے کیجاتی ہے کہ جس کے صرف تھوڑے عرصہ کے تجربہ سے ہمکو اسقدر التماس کرنیکی جرأت ہوئی ہے کہ جو صاحب ایکدفعہ امتحاناً تھوڑا بہت مال طلب کرینگے اس نیاز مند کو آزمائش کا اعزاز بخشیں تو ممکن نہیں کہ پھر عمر بھر اس تابعدار کی خدمت گزاری سے کسیطرح بھی منہ موڑ سکیں۔ یہ ٹسر سن تھوت وغیرہ سے بالکل پاک ہی اور سب کے بعد دیگرے پبلک پر امتحان ہو چکے ہیں

ایم اے سبحان کوسا سلک ایجنٹ

اینڈ مرچنٹ صدر بازار رائے پور

سی پی

اول درجہ دانت پھر آنکھ کی حفاظت انسان پر واجب ہے

میرا مصطفیٰ کا منجن مشتہار کا محتاج ہے اور میں یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ اس میں کرامت ہے۔ ہاں البتہ اس کے اجزاء سے یہ ثابت اور تجربہ ہو گیا ہے کہ اس سے صدہا آدمی اس وقت تک بلا اشتہار صحت پا چکے ہیں بعد ازاں کے واسطے رفاہ عام کے لئے اشتہار دینا ضروری ہوا۔ اسکے ایکبار استعمال سے درد کی تکلیف اسی وقت نصف دور ہو جاتی ہے پھر متواتر تین چار روز تک استعمال کرنے سے درد بالکل دور ہو جاتا ہے یہ مشکل منجن صرف درد ہی کو مفید نہیں۔ بلکہ استحکام دندان اور مسوڑھوں کا درد ہونا اور نیز سڑ جانا گندگی دہن کو دور کرتا ہے اور منہ کو خوشبودار کر دیتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ یعنی کل امراض دہن کو نہایت مفید اور مجرب ہے۔ ترکیب استعمال ہمراہ ادویہ روانہ ہوتی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۲/ تین ڈبیہ سے کم روانہ نہ ہوگی۔ ہر قسم کی دوائیاں مجرب مرکب اور مفرد مل سکتی ہیں۔ المشتہر

خادم الاطباء محمد زبیر جعفری پھلواری ضلع پٹنہ

ناظرین اہلحدیث کے لئے خاص رعایت

یکم رمضان المبارک سے ۳۰ رتک جس کی فرمائش آئے گی آپ سے کتاب نصرۃ الواعظین باوصاف سید المرسلین جس کا مفصل اشتہار چند بار اہلحدیث میں شائع ہو چکا ہے نصف قیمت (۲/) میں روانہ کی جائیگی۔ ان فرمائش کے ہمراہ فضائل جمعہ بھی نصف قیمت ۶/ رکھ دیجائیگی۔ مسلمان یہ موقع غنیمت جان کر جلد منگائیں اور اپنے نبی کے اوصاف و فضائل خصائل و شمائل ملاحظہ فرمائیں فرمائش میں پتہ صاف اور اخبار کا حوالہ ضرور ہو

ملنے کا پتہ

مولوی حشمت علی محلہ گڈھیا

بانس بریلی

(۷۷۶)

مختصر فہرست کتب

بابت ماہ رمضان المبارک

دیوان حافظ فارسی مجلد ۹؍ احوال الآخرت حافظ محمد صاحب پنجابی ۲؍ قانونچہ پنجابی ۷؍ تحفۃ الہند ۷؍ طب اکبر کلان اردو عـہ غنیۃ الطالبین مع فتوح الغیب عـ۲ احسن القواعد عـ۔ مخزن المفردات خورد ۶؍ توبۃ النصوح ۳؍ بنات النعش ۳؍ بوستان مترجم عمدہ ۱۰؍ بدیع الجمال پنجابی ۳؍ خطبات التوحید ۸؍ سفر السعادت ۷؍ نور آع بارک اللہ عـہ تذکرہ اولیاء عـہ مسند امام اعظم ۱۲؍ بلاغ المبین عـہ اکسیر ہدایت عـہ تاریخ الخلفاء عـہ ارشاد الطالبین عـہ بہشتی زیور کامل آٹھ حصہ عـہ۔ عقل شعور عـہ طب کریمی عـہ بلوغ المرام ۱۰؍ اخلاق جلالی ۱۲؍ انواع عبد السلام ۱۲؍ غیاث اللغات مع چراغ ہدایت عـہ غیاث اللغات سہ کالم عـہ کریم اللغات اردو عمدہ ۵؍

علاوہ ازیں

ہر قسم کے قرآن مجید معرا و مترجم۔ حمائل شریف معرا و مترجم ہدیہ ۶؍ سے لیکر ۵۰ روپے تک کے۔ نیز ہر قسم کی کتابیں ذیل کے پتہ سے منگوائیے۔ انشاء اللہ دوسروں کی نسبت مال عمدہ اور ارزاں ارسال ہوگا۔

خاکسار

مولا بخش کشتہ تاجر کتب بازار جیمل سنگھ شہر امرتسر

مومیائی

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ رعشہ اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن لوگوں کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے بوڑھے اور جوان کے لئے یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کی جاتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہو سکتی۔ **قیمت فی چھٹانک** عـہ۔ آدھ پاؤ پختہ ہے۔ پاؤ پختہ ۔ ؍ علاوہ محصول ڈاک وغیرہ۔

تازہ شہادات

جناب حکیم علیجان صاحب پٹنہ سے تحریر فرماتے ہیں:- قبل میں نے ایک چھٹانک مومیائی آپ کے یہاں سے منگوائی تھی بانتقالی بہت ہی مفید ثابت ہوئی۔ ایک چھٹانک مہربانی فرما کر ہمارے پتہ سے ارسال فرماویں۔ ممنون ہونگا۔ ۸ جون ۱۹۱۵ء

جناب مولوی عبدالستار صاحب بسکوہر سے لکھتے ہیں:- عرصہ کے بعد آپ کے کارخانہ سے مومیائی طلب کرکے آپ کو تکلیف دیتا ہوں۔ معاف فرماویں اس میں تو کوئی شک نہیں کہ آپکی تیار کردہ مومیائی جملہ اندرونی امراض کیلئے ہر موسم میں تیر بہدف ثابت ہوئی ہے اسلئے میں اپنے احباب کیلئے وقتاً فوقتاً منگایا کرتا ہوں میرے ملنے والے ایک صاحب دھنی چھپاوں میں مہربانی کرکے نام پتہ ذیل پر ایک چھٹانک مومیائی بصیغہ وی پی جلد ارسال کریں (۱۲ جون ۱۹۱۵ء)

جناب مولوی فضل الرحمن صاحب تا راتکر ضلع مرشدآباد سے تحریر فرماتے ہیں۔ آپکی مومیائی کے استعمال سے بائیس برس کا ضعف اچھا ہوا اسوقت میری دوست ڈپٹی انسپکٹر صاحب کے نام پر ایک چھٹانک مومیائی روانہ فرمادیں (۲۹ مئی ۱۹۱۵ء)

ملنے کا پتہ: منیجر ورائٹی میڈیسن ایجنسی ہال بازار امرتسر

اہلحدیث رجسٹرڈ نمبر ۳۷۷ بنام جناب ابن محمد الجعفری بازار ... صاحب ...

ڈہبوت پرنٹنگ ورکس لاہور میں ٹھاکر مدن گوپال سنگھ پرنٹر نے چھاپا اور مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) اہلحدیث ایڈیٹر نے امرتسر سے شائع کیا